والعقل [1] حکمت ہے

لسان العرب میں ہے

والحکمۃ عبارۃ عن معرفۃ افضل الاشیاء بافضل العلوم [2]	افضل اور بہترین چیز کو بہترین علم کے ذریعہ جاننا حکمت ہے

مفسرین کہتے ہیں

(۱) حکمت کے معنی قول اور عمل میں درستی الاصابۃ فی القول والعمل۔

(۲) ہر شئے کو اس کے مناسب محل میں رکھنے کی صلاحیت، وضع کل شئی موضعہ

(۳) اشیاء کے حقائق کی معرفت " معرفۃ الاشیاء لحقائقھا "

(۴) حق و باطل کے درمیان فیصلہ کی قوت " الفصل بین الحق والباطل " [3]

(۵) وہ معارف و احکام جن سے نفوسِ انسانی کمال کو پہنچیں " ما یکمل نفوسھم من المعارف والاحکام "

(۶) ان کے علاوہ اور بہت سے معنی مفسرین سے منقول ہیں مثلاً انوارِ قلوب کی معرفت اسرارِ عیوب سے واقفیت نفس اور شیطان کی دقیقہ رسی سے آگاہی ، شیطانی اور انسانی تقاضوں میں امتیاز کی قوت ۔ عقل کی رہنمائی اور قلب کی بصیرت ۔ برائیوں کی صحیح نشان دہی کر کے علاج کی صحیح تدبیریں ۔ مخلوق کے احوال کا علم ۔ خاص قسم کی فراست (قیافہ شناسی) وغیرہ [4]۔ علامہ ابن مسکویہ نے حکمت کے تحت حسب ذیل چیزیں بیان کی ہیں ۔ ذکاوت و ذہانت ۔ تعقل ۔ سرعتِ فہم ۔ قوتِ فہم ۔ ذہن کی صفائی ۔ سہولتِ تعلم پھر اس کے بعد کہتے ہیں

وبھذہ الاشیاء یکون حسن	انھیں چیزوں کے ذریعہ حکمت کی حسنِ استعداد

---

[1] مفردات القرآن ص۱۲۶ [2] لسان العرب ج ۱۵ از سیرۃ النبی ج ۴ [3] تفسیر خازن ص۲۰۶ تفسیر مظہری ص۳۸۷ [4] ملاحظہ ہو عرائس البیان فی حقائق القرآن ص۱۰۶

گُر
الاستعداد للحکمۃ [1] پیدا ہوتی ہے۔

حاصل یہ کہ حکمت عقل و فہم کی ایک ایسی قوت کا نام ہے کہ اس کے ذریعہ انسان حقائق کی معرفت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور نظر خلق انسانی کی تہذیب پر مرکوز ہوتی ہے۔

(۳) تاویل الاحادیث۔

تاویل الاحادیث سے صلاحیت استدلال	حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ [2] اور تیرا رب یہ بات سکھلانے والا ہے کہ باتوں کا مطلب اور نتیجہ کیوں کر ٹھہرایا جائے۔

عربی میں تاویل کے معنی کسی بات کے نتیجہ اور مآل کے ہیں چوں کہ الفاظ کے معانی بھی ان کی دلالت کا مآل اور مصداق ہوتے ہیں اس لئے مطالب و معانی پر بھی اس کا اطلاق ہونے لگا۔

مفردات القرآن میں امام راغبؒ کہتے ہیں

"تاویل اول سے بنا ہے جس کے معنی اصل کی طرف رجوع کرنا موئل اس جگہ کو کہتے ہیں جس کی طرف رجوع کیا جائے اس بنا پر تاویل کے معنی شئی کو اس کے اصل مقصد کی طرف لوٹانا علمی طریقے پر ہو یا عملی طریقے پر علمی کی مثال "ومایعلم تاویلہ الا اللہ" اور عملی کی مثال "ھل ینظرون الا تاویلہ یوم یاتی تاویلہ ای بیانہ الذی ھو غایتہ المقصود منہ" [2]

زجاج نے تاویل الاحادیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے،

"انبیاء اور امم سابقہ کے اقوال و احوال کے مآل اور مصداق کو سمجھنا کتب منزلہ کے مفہوم و مطالب کو پہنچنا۔ [3]

ع یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ تاویل کے مذکورہ معنی اس کی ساخت اور اصل استعمال کے اعتبار سے ہیں بعد میں جو تبدیلی ہوئی اور اصل سے ہٹ کر جس مفہوم میں استعمال ہونے لگا اس سے ہمیں بحث نہیں البتہ اتنا ہم جانتے ہیں کہ اس لفظ کے غلط استعمال نے اسلامی زندگی کی چولیں ہلا دیں اور ایسے فتنوں کا دروازہ کھول دیا کہ ان کے بند کرنے کے لئے زبردست انقلاب کے بغیر چارہ نہیں ہے۔

[1] تہذیب الاخلاق ص۳ [2] مفردات القرآن وحاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر البیضاوی ج ۲ [3] تفسیر خازن ج ۳